کی برکتیں پھیلا دیں جن سے دنیا صدیوں تک متمتع ہوتی رہی۔

دنیا کے تمام مدبّرین اور اہلِ سیاست کی پوری فہرست پر نگاہ ڈال کر غور کیجیے کہ ان میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نظر آتا ہے جس نے اپنے دو چار ساتھی بھی ایسے بنانے میں کامیابی حاصل کی ہو جو اس کے فکر و فلسفہ اور اس کی سیاست کے ان معنوں میں عالم اور عامل رہے ہوں، جن معنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے عالم و عامل ہزاروں صحابہؓ تھے۔

نبیِ خاتمؐ اور پیغمبر عالمؐ

آخر میں ایک بات بطور تنبیہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی مرتبہ اور مقام یہ ہے کہ آپؐ نبیِ خاتمؐ اور پیغمبرِ عالمؐ ہیں۔ سیاست اور تدبّر اس مرتبۂ بلند کا ایک ادنیٰ شعبہ ہے۔ جس طرح ایک حکمران کی زندگی پر ایک تحصیل دار کی زندگی کے زاویے سے غور کرنا ایک بالکل ناموزوں بات ہے، اس سے زیادہ ناموزوں بات شاید یہ ہے کہ ہم سیّد کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک ماہرِ سیاست یا ایک مدبّر کی زندگی کی حیثیت سے غور کریں۔

نبوت و رسالت ایک عظیم عطیۂ الٰہی ہے۔ جب یہ عطیہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بخشتا ہے تو وہ سب کچھ اس کو بخش دیتا ہے، جو اس دنیا میں بخشا جا سکتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف نبی ہی نہیں تھے بلکہ خاتم الانبیاءؑ تھے۔ صرف رسول ہی نہیں تھے بلکہ سیّد المرسلؑ تھے۔ صرف اہلِ عرب ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور آپؐ کی تعلیم و ہدایت صرف کسی خاص مدت تک ہی کے لیے نہیں تھی بلکہ ہمیشہ باقی رہنے والی تھی۔ اور یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی دینِ رہبانیت کے داعی بن کر نہیں آئے، بلکہ ایک ایسے دین کے داعی تھے جو روح اور جسم دونوں پر حاوی اور دنیا و آخرت دونوں کی حسنات کا ضامن تھا، جس میں عبادت کے ساتھ سیاست اور درویشی کے ساتھ حکمرانی کا جوڑ محض اتفاق سے نہیں پیدا ہو گیا تھا بلکہ یہ عین اس کی فطرت کا تقاضا تھا۔ جب صورتِ حال یہ ہے تو ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سیاست دان اور مدبّر اور کون ہو سکتا ہے لیکن یہ چیز آپؐ کا اصلی کمال نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا آپؐ کے فضائل و کمالات کا محض ایک ادنیٰ شعبہ ہے۔

سالہاسال شک کی وادیوں میں بھٹکنے کے بعد
ایمان ویقین کی منزلیں طے کرنے والے
مصنف کا فکری حاصل

صفحات: 272 قیمت: -/230 روپے

داعی اعظمؐ
مولانا محمد یوسف اصلاحی
جو رسولؐ کے مشن کو عام کرنے، آپ کی تعلیمات کو پھیلانے
اور اپنی زندگی ان کے مطابق ڈھالنے کا عزم رکھتا ہو۔

حیات طیبہؐ
مولانا عبدالحیٔ
سیرت طیبہ ہمارے لیے کیوں ضروری ہے۔
نبیؐ کے اسوہ حسنہ میں ہمارے لیے کیا رہنمائی ہے۔

رسول خداؐ کا طریق تربیت
مولانا سراج الدین ندوی
ایک مربی کے کیا اوصاف ہونے چاہییں۔علم، صبر وتحمل،
حسن گفتار اور حسن کردار جیسے ہتھیاروں کے استعمال کے لیے

محمد عربیؐ
محمد عنایت اللہ سبحانی
اگر آپ سنت مبارکہ کے مطابق زندگی بسر کرنا
چاہتے ہیں تو پڑھیے نبیؐ کی حیات پاک کا لمحہ بہ لمحہ حال

جلوہ فاران
محمد عنایت اللہ سبحانی
فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہونے والی وہ روشنی جس میں
چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد ذرہ برابر کمی نہ آئی

دیگر اسلامی کتب کے لیے رابطہ کریں: اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790 042-35252501-02 islamicpublication
SMS ur Address: 0322-4673731 @yahoo.com / islamicpak@gmail.com

معلمِ اخلاقؐ

محمد عنایت اللہ سبحانی ○

دنیا کی مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں ایک سے ایک مصلح گزرے ہیں، جنھوں نے انسانی معاشرے کو سدھارنے کی جدوجہد کی، جنھوں نے اچھائیوں کی دعوت دی اور برائیوں سے روکا، لیکن ان میں سے ہرایک کا حال یہ تھا کہ اس نے کچھ خاص خاص اچھائیوں پر زور دیا اور چند ایک برائیوں کے خلاف آواز اٹھائی۔

ایسا کوئی مصلح نہیں پاؤ گے، جس نے پوری انسانی زندگی کو اچھائی کے سانچے میں ڈھال دیا ہو، جس نے زندگی کے تمام پہلوؤں کا گہرا مطالعہ کیا ہو۔ ہر شعبۂ زندگی میں جتنی اچھائیاں ہوسکتی تھیں، ان سب کی تاکید کی ہو اور جتنی برائیاں ہوسکتی تھیں، ان سب کے خلاف آواز اٹھائی ہو۔

یہ خصوصیت بس محمد عربیؐ کو حاصل تھی، جنھیں ربّ العالمین نے رحمۃ للعالمینؐ بنا کر بھیجا تھا اور تورات وانجیل میں، جن کی خصوصیات میں سے یہ خصوصیت خاص طور سے ذکر فرمائی تھی:

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ (الاعراف ۷:۱۵۷) وہ انھیں اچھائیوں کا حکم دے گا اور برائیوں سے روکے گا۔

چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق آنے والا نبی آیا تو اس نے ایسا نہیں کیا کہ وہ عام انسانوں سے الگ تھلگ رہتے ہوئے کچھ اچھائیوں کی تلقین کردے اور کچھ برائیوں سے دُور رہنے کی نصیحت کردے، بلکہ اس نے عام انسانوں کے درمیان اور مسائل کے منجدھار میں رہتے ہوئے اپنی زندگی گزاری اور قدم قدم پر پیش آنے والے معاملات میں بتایا کہ خیر کیا ہے؟ شر کیا ہے؟

○ 'محمد عربی' اور 'جلوۂ فاران' کے مصنف

جائز کیا ہے؟ ناجائز کیا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا نہیں کرنا ہے؟

تاجر کو ہدایت

اس نے بتایا اگر تجارت کی جائے تو اس طرح کی جائے کہ کسی کو دھوکا نہ دیا جائے۔ اس نے تاکید کی کہ جو چیز لوگوں کو دکھاؤ، وہی چیز ان کے ہاتھ فروخت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ سامنے تو اچھا مال رکھ دو اور دیتے وقت غلط مال دے دو۔

ایک بار آپؐ نے دیکھا کہ ایک شخص غلّے کی تجارت کر رہا ہے اور سامنے غلّے کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ آپؐ نے اس غلّے کے اندر اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ دیکھا تو اوپر جو غلہ تھا، اندر کا غلہ اس سے مختلف تھا۔ اوپر تو سوکھا ہوا غلہ تھا مگر اندر کا غلہ بھیگا ہوا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: ''اے گندم بیچنے والے یہ کیا ہے؟''

''اللہ کے رسولؐ! یہ بارش سے بھیگ گیا ہے'' گندم بیچنے والے نے عرض کیا۔

آپؐ نے فرمایا: تو اس بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا کہ لوگ اسے دیکھ سکیں۔ یاد رکھو، جو لوگوں کو دھوکا دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي (مسلم: ۱۰۲)

اس طرح آپؐ نے حیاتِ انسانی کے ایک ایک گوشے کا جائزہ لیا اور زندگی کی کوئی ایسی اچھائی نہیں، جس کی تاکید نہ کی ہو اور کوئی ایسی برائی نہیں، جس سے خبردار نہ کیا ہو۔

ایمان کا دلکش تصور

حد یہ ہے کہ آپؐ نے ایک مومن کے ایمان کی علامت ہی یہ قرار دی کہ اسے اچھائی کر کے خوشی ہو اور برائی سرزد ہو جائے تو تکلیف ہو:

مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ (سنن ترمذی: ۲۱۶۵)

آپ نے مومن کی شان ہی یہ بتائی کہ لوگ اس کی طرف سے پرامن رہیں۔ اس سے کوئی اندیشہ نہ رکھیں:

وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ (سنن النسائی: ۴۹۹۵)

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا نام مومنین کے رجسٹر میں لکھا ہی نہیں جاتا،

جب تک لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ ہوں، اور وہ مومنین کا درجہ نہیں حاصل کرسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔

آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں، جو کسی کے اندر بھی ہوں تو وہ منافق شمار ہوگا، چاہے وہ روزے رکھتا ہو اور نمازیں پڑھتا ہو۔ حتیٰ کہ اس نے حج اور عمرہ بھی کرلیا ہو اور یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ مسلم ہے۔ وہ شخص جو بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی دعوت دے۔ وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے۔ اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر جان دے۔

کیا قوموں کی پوری تاریخ میں کوئی بھی مصلح ایسا گزرا ہے، جس نے زندگی کے ایک ایک شعبے کی اصلاح کی ہو؟

کیا ایسا کوئی مصلح گزرا ہے، جس کی پوری دعوت کی بنیاد عام امن و محبت ہو؟

کیا ایسا کوئی مصلح گزرا ہے، جس کی دعوت کا طرۂ امتیاز ہی اچھائیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت ہو؟

اب آیئے ذرا تفصیل سے دیکھیے، زندگی کا کون سا گوشہ ہے، جس کی رحمت عالمؐ نے اصلاح نہیں کی؟ حیاتِ انسانی کا کون سا شعبہ ہے، جس کی برائیوں کا سدباب نہیں کیا اور اس میں بھلائیوں کو فروغ نہیں دیا؟

ظلم کا خاتمہ

انسانی زندگی کی سب سے بڑی برائی ظلم ہے۔ ظلم کے خلاف بے شمار لوگوں نے آواز اٹھائی، لیکن رحمۃ للعالمین نے ظلم کی جڑوں پر جس طرح تیشہ چلایا، اس کی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے۔

آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی کسی کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، اور پھر وہ اس ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چند قدم بھی چلتا ہے، تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی ظلم و زیادتی سے کسی کی زمین پر قابض ہوجاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

ظلم تو بہت دور کی بات ہے، آپؐ نے تو یہ تاکید فرمائی کہ اگر کسی مزدور سے تم نے خدمت لی ہے تو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اس کی مزدوری ادا کردو۔

آپؐ نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ اگر کوئی آدمی کسی سے کوئی سودا کر رہا ہو تو تم اس کے بیچ میں نہ کودو۔ اگر کسی نے کسی کو نکاح کا پیغام دیا ہے تو تم اس کے قریب نہ پھٹکو، اور اس کا معاملہ خراب نہ کرو۔ غرض آپؐ نے ظلم اور حق تلفی کے تمام دروازے، بلکہ یوں کہو کہ ظلم اور حق تلفی کے تمام رخنے بند کردیے۔ کوئی بھی ایسی بات، کوئی بھی ایسا معاملہ، کوئی بھی ایسا انداز، جس سے ظلم کی بو آتی ہو، اس سے آپؐ نے کبھی چشم پوشی نہیں کی۔

حیوانوں کے ساتھ شفقت

انسان تو انسان، آپؐ نے کسی حیوان کو بھی مظلومی کی حالت میں دیکھنا پسند نہیں فرمایا۔ آپؐ کا ارشاد ہے: اگر کسی نے کوئی ننھی سی چڑیا بھی ناحق ماری تو قیامت کے دن وہ اللہ کے یہاں جواب دہ ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا: لعنت ہے اس شخص پر، جو کسی حیوان کا مُثلہ کرے۔ محض اپنی تفریح کے لیے اس کے جسم میں چیر پھاڑ کرے۔

آپؐ نے ظلم وزیادتی کو، چاہے وہ کسی پر کسی بھی شکل میں ہو، ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہیں کیا۔ اس کے برعکس آپؐ نے اخوت اور محبت کا درس اور شفقت اور دل سوزی کا پیغام دیا۔

ایک موقعے پر آپؐ نے مہاجرین وانصار کو مخاطب کرکے فرمایا:

''اے گروہ مہاجرین! اور اے گروہِ انصار! تمھارے کچھ بھائی ایسے بھی ہیں، جن کے پاس نہ مال ہے، نہ ان کا کوئی گھر بار ہے، تو تم میں سے ہر شخص دو دو تین تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملالے''۔

ایک اور موقعے پر صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو، وہ ایک تیسرے آدمی کو بھی اپنے ساتھ لے جائے۔ جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو، وہ اپنے ساتھ ایک پانچواں، بلکہ چھٹا شخص بھی لے جائے''۔

ایک دوسرے موقعے پر آپؐ نے ساتھیوں کو نصیحت کی: ''جس کے پاس فاضل سواری ہو وہ اپنی سواری اسے دے دے، جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس ضرورت سے فاضل کھانا

ہو، وہ اس شخص کو کھلا دے، جس کے پاس کچھ کھانے کو نہ ہو''۔

اخوت ومحبت اور ہمدردی وغم خواری کا کتنا زبردست پیغام ہے یہ!

پیغام محبت

آپؐ کا پیغام محبت مسلمانوں کے لیے خاص نہ تھا بلکہ ہر ہر انسان سے آپؐ نے محبت کرنا سکھایا ہے۔ ہر انسان کے دکھ درد میں شریک ہونے اور مصیبت میں اس کا ساتھ دینے کا پیغام دیا۔

آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی آسودہ اور سیر شکم ہو کر سوتا ہے اور اس کے بغل میں اس کا پڑوسی بھوکا رہتا ہے، اور ایسا وہ جانتے بوجھتے کرتا ہے تو اس کا ایمان قابل قبول نہیں۔

وہ پڑوسی، جس کے ساتھ ہمدردی وغم خواری کو آپؐ نے ایمان کے لیے ضروری قرار دیا، اس کا مسلم ہونا ضروری نہیں ہے۔ وہ یہودی بھی ہوسکتا ہے، عیسائی بھی ہوسکتا ہے، ہندو بھی ہوسکتا ہے، سکھ بھی ہوسکتا ہے۔ وہ کسی بھی قوم، کسی بھی نسل اور کسی بھی مذہب کا ہوسکتا ہے۔

آپؐ نے پڑوسی کے حقوق کی مزید تاکید کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین یا گھر یا کھیت یا باغ بیچنے کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے پڑوسی کو اس کی اطلاع دے۔

یہاں بھی آپؐ نے کسی پڑوسی کو خاص نہیں کیا۔ یہ پڑوسی کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ کسی بھی طبقے اور کسی بھی مذہب کا ہوسکتا ہے۔ جو بھی پڑوسی ہو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ رحمۃٌ للعالمین کی یہ محبت وشفقت ہر ایک کے لیے عام تھی۔ مسلم ہو یا غیر مسلم، دوست ہو یا دشمن، انسان ہو یا حیوان کوئی بھی آپؐ کی اس محبت سے محروم نہ رہا۔ سب سے آپؐ نے خود محبت کی اور ساتھیوں کو بھی اسی محبت کی تعلیم دی۔

آپؐ نے ساتھیوں کو تاکید فرمائی: لوگوں کی نقالی نہ کرو۔ یہ نہ کہو کہ لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے، لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ تم اپنا یہ اصول بنالو کہ لوگ تمھارے ساتھ اچھا سلوک کریں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ وہ برا سلوک کریں، تو تم بُرا سلوک نہ کرو۔ تم کبھی کسی پر ظلم نہ کرو۔

کیا باہمی سلوک اور انسانی تعلقات کے سلسلے میں اتنی جامع اور مکمل تعلیمات کہیں اور ملتی ہیں؟ کیا انسانی تعلقات کے لیے اس سے زیادہ خوب صورت ہدایات کسی اور مصلح کے یہاں موجود ہیں؟

انسانوں کو عزت دی

اور آگے بڑھو، دیکھو اس رہبر کامل نے انسانوں کو کتنی عزت دی۔ ایک طرف تو آپؐ نے حسن تعلق اور حُسنِ سلوک پر زور دیا، مگر دوسری طرف انسانیت کی عظمت اور احترام بھی ملحوظ رکھا۔

آپؐ نے انسانوں سے محبت کرنے کی تعلیم تو دی، مگر انسانوں کی غلامی سے منع کیا۔ آپؐ نے فرمایا: کسی مخلوق کی اطاعت، جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو، کسی بھی حال میں جائز نہیں۔ کسی بھی انسان کی اطاعت بس بھلائی کے کاموں میں کرنی ہے۔

کیا یہ انسان کی بے عزتی نہیں کہ وہ اپنے ہی جیسے انسانوں کی غلامی کرے؟ اور کیا یہ انسان کی نادانی نہیں کہ وہ جس خدا کا بندہ ہے، جس کی نعمتوں سے رات دن سیراب ہوتا ہے، اور جو غضب ناک ہو جائے، تو اس کے مقابلے میں کوئی پناہ دینے والا نہیں، ایک ایسی ذات کو وہ ناخوش کر کے اپنے ہی جیسے بے بس انسانوں کو خوش کرنے کی کوشش کرے؟ چنانچہ آپؐ نے فرمایا: اپنے رب کو ناخوش کر کے اگر کسی نے اپنے بادشاہ کو خوش کیا تو اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

رحمۃ للعالمینؐ نے انسان کے مقام کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا، جب اسے یہ احساس دلایا کہ تمھارا خالق ہی اس لائق ہے کہ اس کی بندگی کرو۔ کوئی دوسرا اس قابل نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے، یا آنکھیں بند کر کے ہر صحیح اور غلط بات میں اس کی اطاعت کی جائے۔

انسانی تاریخ میں کتنے بڑے بڑے مصلحین اور کتنے بڑے بڑے رہنما گزرے ہیں۔ ان رہنماؤں اور مصلحین کی بہت لمبی فہرست ہے۔ اس لمبی فہرست کو سامنے رکھو، اور پھر بتاؤ، ان رہنماؤں اور مصلحین میں سے کون ہے، جس نے انسان کو یہ عزت دی ہو؟

انسانی مساوات

آپؐ نے فرمایا: سارے انسان آدمؑ سے ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر برتری حاصل نہیں ہے۔ تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے، جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہو۔

آپؐ نے یہ ارشاد فرما کر پوری نوعِ انسانی کو کیسی عظمت عطا کر دی! وہ مظلوم اور بدحال طبقے، جو پشت ہا پشت سے بلکہ ہزاروں سال سے کچلے ہوئے ہیں، جو ہر طرح سے دبائے اور